شیخ الحدیث مولانا محمد حسن جان صاحب مدنی
جامعہ امداد العلوم پشاور

حکیم الامت، مجدد ملت

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

برصغیر پاک و ہند میں بہت بڑے، اور چیدہ یگانہ روزگار، علماء کرام گذرے ہیں۔ جو اپنے زمانہ کے علمی و عملی اعتبار سے، امام اور پیشوا اور داعی رہے۔ جن میں مجدد الف ثانیؒ۔ شاہ ولی اللہؒ۔ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اور ان کے مرشد سید احمد شہیدؒ۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ۔ قاضی ثناء اللہؒ۔ شیخ مولانا عبدالحیؒ اور اس طرح دوسرے بزرگان دین اور اساطین علم و فضل اور صوفیائے کرام شامل ہیں۔ اور پھر مرکز علم دینیہ میں بھی۔ دارالعلوم دیوبند میں جو نہ صرف برصغیر کے لئے بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے مرجع رشد و ہدایت اور دعوت اسلامی اور جہاد کا مرکز، اور کتاب و سنت کی تعلیمات کا علمبردار۔ اور ہر قسم زیغ و الحاد اور بدعت و خرافات اور کفر و فساد کا تعاقب کرنے والا ادارہ رہا ہے۔ کافی اور بڑی تعداد میں مشاہیر اہل علم و قلم اور اصحاب خطابت و صحافت اور ارباب معرفت و بصیرت گذرے ہیں۔ جو ہر ایک اپنے میدان کے شہسوار، اور اپنے فنون میں متخصص اور ماہر رہ چکے ہیں چنانچہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند، حقائق و معارف اور فرق ضالہ کے رد میں ماہر تھے۔ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ فقہ اور تصوف میں۔ شیخ الہند محمود حسن دیوبندیؒ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ جہاد اور سیاست میں۔ محدث الہند علامہ شاہ انور شاہ کشمیریؒ معقولات اور علم حدیث میں۔ اور شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ۔ علوم کتاب و سنت اور علم کلام اور سیاست میں اور حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ اور مفتی اعظم اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ۔ فقہ اور افتاء میں۔ اور حضرت الاستاذ شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ علم حدیث اور کلام میں۔ اور فیلسوف الاسلام حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ اور حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیبؒ فلسفہ اسلام اور قدیم و جدید علوم اور خطابت و ارشاد میں امتیازی خصوصیات کے مالک رہ چکے ہیں۔

ان تمام بزرگان دین اور ارباب علم و کمال میں جس سے میری حد درجہ کی عقیدت ہے اور بہت متاثر ہوا ہوں اور جس کو اپنے بساط ناقص کے مطابق اور اپنے خیال میں ان تمام سابقہ فنون و علوم کے سب سے زیادہ مہارت تامہ اور کامل دسترس رکھنے والا اور متخصص سمجھتا ہوں۔ وہ حضرت حکیم الامت، مجدد ملت حافظ الحاج قاری شاہ محمد اشرف علی

تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ گرامی اور عالی مرتبت شخصیت ہے۔ حضرت تھانوی نے مذکورہ بالا جملہ فنون اور علمی میدانوں میں قابلِ قدر اور عظیم کارنامے انجام دئیے ہیں۔ خصوصاً وہ میدان جس سے علماء کرام اور عوام دونوں کا واسطہ پڑتا ہے۔ اس میں آپ نے مجددانہ اور مصلحانہ اور نہایت قابلِ قدر تصنیفات وخطبات اور اصلاح وتربیت کے عظیم فرائض اور اعمال کر کے دکھائے۔ اور امت کے لئے بطور ذخیرہ چھوڑ گئے۔ اس میدان میں تصوف، افتاء اصلاح رسوم وعقائد۔ تربیت نفس واخلاق اور اسلامی سیاست شامل ہے۔

۱۔ تصوف وسلوک | میں امام مجدد الف ثانی کے کارنامے اور کتابیں بہت مبارک اور قابلِ قدر اور لائق صد تحسین اور تبریک ہیں۔ مگر ان کی تصنیفات عوام کے فہم سے بالاتر ہیں۔

اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی تصنیفات، اور مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے معارف وعلوم سے علماء کرام ہی استفادہ کر سکتے ہیں۔ مگر حضرت تھانویؒ نے مختلف اسالیب، اور طریقوں سے تصوف کی اصلاح اور تعلیم فرمائی جس سے علماء کرام کے علاوہ عوام بھی استفادہ کر سکتے ہیں اور جس میں وضاحت اور فصاحت کے ساتھ شریعت وطریقت کی وحدت اور اتحاد اور صرف کتاب وسنت مطہرہ پر کامیابی ونجات کا دارومدار قرار دے دیا گیا ہے۔

اور اس سلسلے میں حضرت تھانویؒ کی جملہ تصنیفات مثلاً شریعت وطریقت، راہ قلندر، التکشف عن حقیقۃ التصوف، التعرف باحادیث التصوف، تربیۃ السالک، انفاس عیسیٰ، بصائر حکیم الامت، الافاضات الیومیہ وغیرہ مرجع عام وخاص ہیں۔ اور ہر شخص ان سے بقدر فہم واستطاعت فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور ہر زمانہ کے لئے کارآمد اور ضروری ہیں۔

۲۔ فقہ اور افتاء | میں حضرت کی تصنیفات مثلاً امداد الفتاویٰ ۸ جلد۔ بوادر النوادر، البدائع، بہشتی زیور اور مختلف رسائل عجیب وغریب ہیں۔ جن میں آپ کو جدید وقدیم اور پیش آنے والے واقعات کے مسائل اور احکام ملیں گے۔ صرف بہشتی زیور ہی امت کے جملہ عام اور ضروری عقائد ومسائل اور اخلاق ومعاملات کے لئے کافی ہے جو حضرتؒ نے لڑکیوں اور خواتین کے لئے تالیف فرمائی ہے۔ میں نے بعض مشائخ حدیث وفقہ کے پاس بہشتی زیور کے سات مختلف طباعتوں کے نسخے موجود پائے ہیں جن سے وہ استفادہ کرتے ہیں۔

شوافع حضرات کے ہاں یہ مشہور ہے کہ اگر دنیا سے بفرض محال کتاب اللہ اور سنت مطہرہ اور اسلام کی جملہ کتابیں ختم ہو جائیں اور امام غزالی کی کتاب "احیاء العلوم" باقی ہو تو وہ امت کے لئے کافی ہوگی تو یہ جملہ میں اپنی ناقص سمجھ کے مطابق بہشتی زیور کے بارے میں کہہ سکتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۳۔ اصلاح رسوم وعقائد۔ میں حضرت تھانویؒ نے ایسی مبارک اور عام فہم تصنیفات لکھ دی ہیں جن سے

کوئی شخص بھی جو طالب حق ہو مستغنی نہیں ہوسکتا۔ مثلاً اصلاح الرسوم، الانتباہات المفیدہ وغیرہ۔ ان سب میں کتاب وسنت اور اجماع اہلسنت والجماعت کی روشنی میں دین اسلام کے جملہ ضروری عقائد کی وضاحت فرمائی ہے اور جملہ شرکیات و بدعات اور خرافات وہمیات اور ہندوانہ رسومات کا قلع قمع کیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ عن الاسلام والمسلمین خیرا۔

۴۔ تربیت نفس واخلاق میں مہارت تامہ اور امتیازی اور خصوصی شان رکھنے کی بنا پر آپ کو "حکیم الامت" کا معزز خطاب دیا گیا ہے۔ یہ خطاب تکوینی طور پر زبان زد عوام اور خواص ہے۔ اور یہ سرِّ الٰہی کا مظہر اور مقبول عند اللہ کی بڑی علامت ہے۔

اس سلسلے میں حضرت کے مواعظ حسنہ اور مجالس عامہ اور خاصہ کے خطابات اور تربیت کی جملہ کتابیں بہت زیادہ مفید ہیں اور ہر دور اور ہر علاقے کے لئے نسخۂ شفاء روحانی اگر کسی شخص کا تعلق کسی مرشد اور مصلح سے نہ بھی ہو تو اس کے لئے حضرت کی یہ تصنیفات ایک اعلیٰ مرشد اور خاص مربّی کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۵۔ اسلامی سیاست کے میدان میں حضرت تھانویؒ وہ پہلے عظیم راہ نما اور قائد ہیں جن کی ہدایات پر پاکستان کا تصور قائم ہوا۔ اور یہ مملکت خداداد معرض وجود میں آئی۔ آپ ہی کے ارشادات کے مطابق دو قومی نظریہ کی خوب نشر و اشاعت ہوئی۔ اور آپ ہی نے کانگریس کی دسیسہ کاریوں سے، جس کی قیادت ہندو متعصب اور شاطرانہ فریب کاروں کے ہاتھ میں تھی۔ اور ان کے دجل وفریب اور خطرات سے مسلمانوں کو آگاہ کر دیا۔ اور ایک علیحدہ اسلامی مملکت کے قیام کے لئے مسلم لیگ کی حمایت اور کانگریس اور اکھنڈ بھارت کی مخالفت میں اور کانگریس سے دور رہنے کے بارے میں فتوے شائع کرائے۔ اور محمد علی جناح کو اپنے خاص متعلقین اور شاگردوں کی وساطت سے ہدایات بھیجتے رہے اور ان کی مساعی جمیلہ سے اگر ایک طرف انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہوئے تو دوسری طرف ہندو بنیا اور مشرک قوم کے دام فریب میں نہیں آئے اور ہمیشہ کے لئے غلام بن جانے سے اللہ تعالیٰ نے بچائے رکھا۔ وللہ الحمد علی ذالک

چنانچہ پاکستان کی پہلی پرچم کشائی کی تقریب، مغربی پاکستان میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور مشرقی پاکستان میں شیخ الاسلام مولانا ظفر احمد عثمانیؒ جو حضرت تھانویؒ کے متعلقین اور رشتہ داروں میں سے تھے کے دست مبارک سے انجام پذیر ہوئی۔

ان میدانوں کے علاوہ جن کا تعلق عوام اور ملک وملت اور علماء کرام اور ہر قسم کے طبقہ کے لوگوں سے ہے، حضرت تھانویؒ نے تفسیر وحدیث اور تجوید ومنطق وغیرہ علوم وفنون میں اپنی تالیفات وتصنیفات کا اتنا عظیم اور قابل قدر سرمایہ چھوڑا ہے جو پوری یونیورسٹی کہلانے کا مستحق ہے۔

حضرت نے اپنی لاثانی تفسیر "بیان القرآن" میں قرآن کے جملہ مضامین اور سورۃ وآیات کو مربوط فرمایا ہے۔

اور اس مقصد کے لئے آپ نے مستقل رسالہ بھی لکھا ہے۔

"سبق الغایات فی نسق السور والآیات" تفسیر میں جدید و قدیم اور ممکنہ اعتراضات و اشکالات کا جواب دیا ہے۔ اور آیات کی تفسیر و معانی میں راجح قول کو مدلل فرما کر پیش کیا ہے۔ البتہ بعض اصطلاحی کلمات و الفاظ کی بنا پر عوام اس سے استفادہ کم کر سکتے ہیں اور علماء کرام کے لئے بہت بڑا مرجع اور نمونہ تفسیر ہے۔ عوام کے لئے بھی قابل فہم اور استفادہ بنانے کے سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر معارف القرآن میں حضرت تھانویؒ کی تفسیر کا خلاصہ پیش فرمایا ہے۔ اور "معارف و مسائل" کے عنوان سے حضرت کی تفسیر کی وضاحت اور تشریح کی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ علی ذالک جزاء جمیلا۔

علم حدیث میں "اعلاء السنن" جو حضرت کی نگرانی میں حضرت مولانا شیخ الاسلام ظفر احمد عثمانیؒ نے تالیف فرمائی حدیث کا ایک بڑا دائرۃ المعارف۔ انسائیکلوپیڈیا ہے جو سات عظیم جلدوں میں چودہ اجزاء پر مشتمل ہے۔ اور خصوصاً مذہب حنفی کے لئے ایک بہت بڑا مرجع اور ذخیرہ ہے۔ جس کا مقدمہ "انہاء السکن" مستقل جلد میں ہے۔

اس طرح علوم تجوید اور منطق وغیرہ میں حضرت کی تصنیف، اسلامی علوم کے نصاب میں داخل ہیں۔ اور مدارس اسلامیہ میں پڑھائی جاتی ہیں۔

میری ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ حضرت تھانویؒ کی جملہ اردو تصانیف کو جدید عربی اسلوب میں ترجمہ کرنے اور عربی ٹائپ میں طباعت کے لئے مستقل "دار العروبۃ" اور کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ پورے عالم اسلام کو فائدہ پہنچے اور اگر انگریزی میں بھی ترجمہ ہو جائے تو پوری دنیا کے لئے مفید ہوگا۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

زباں بہ حلقہ در وصف حسن اولال است
چہ جائے کلک بریدہ زباں بیہودہ گو است

ملکی صنعت — قوم کی خدمت ہے
قومی خدمت ایک عبادت ہے
سروس انڈسٹریز
اپنی صنعتی پیداوار کے ذریعے سال ہا سال سے
اسی خدمت میں مصروف ہے
Servis